www.KitaboSunnat.com

آزاد کشمیر میں اسلامی قانون کا نفاذ

تحریکِ آزادیٔ کشمیر کی تکمیل کی طرف ایک تاریخی قدم

مندرجہ ذیل مضمون اصل میں آزاد کشمیر اسمبلی اور سرکار کی خدمت میں "ہدیۂ تبریک" اور ان سے خوش آئندہ توقعات کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ ایک واقعہ ہے کہ ہزار گمرہیوں کے باوجود جب سرکار کی طرف سے صدائے اسلام بلند ہوتی ہے تو مسلم عوام اپنی آنکھیں بچھانے لگ جاتے ہیں اور یوں شاداں گھر سے نکلتے ہیں جیسے آج ان کی عید ہو گئی ہو اور یہ بات اس امر کی دلیل ہوتی ہے کہ اگر گمراہ کن خواص رکاوٹ نہ بنیں تو عوام بہر حال اسلام کو چاہتے ہیں۔ اسلامی قانون کے نفاذ کے سلسلہ میں آزاد کشمیر اسمبلی اور حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے اس کو ایک دانش مندانہ اقدام اور اسلام دوستی کا ثبوت قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہم اس پر ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے اس مرحلہ پر "محتاط تر" رہنے کی سفارش بھی کرتے ہیں کیونکہ اسلامی قوانین کے نفاذ کے بعد اس سلسلے میں مداہنت یا بے عملی اسلام کو پہلے سے زیادہ بدنام کرنے کا موجب ہوگی۔ اگر کماحقہٗ اسلامی نظام کے نفاذ کی کوشش کی گئی تو ان شاء اللہ اسلامی دنیا کے لیے یہ ایک مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ اور خود مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لیے بھی ایک عظیم تحریک کا کام دے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ---------------- (مدیر)

آزاد کشمیر اسمبلی نے اسلامی قوانین کے نفاذ کا بل بالاتفاق منظور کر لیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بل تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مسودۂ قانون کی تیاری میں جو تعزیرات، دیوانی مقدمات، عشر و زکوٰۃ اور غیر مسلموں کے حقوق سے متعلق ہے۔ صدر آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان نے جس خصوصی دلچسپی اور ان کی دعوت پر آزاد کشمیر اور پاکستان کے جید علمائے کرام اور ماہرین قانون نے جس غیر معمولی محنت، و کاوش اور عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ اس کے لیے وہ پوری ملت اسلامیہ کے شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے معزز ارکان نے اس تاریخی مسودۂ قانون کو مکمل اتفاق رائے سے منظور کر کے اسلام سے اپنی غیر معمولی وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی قانون کے باقاعدہ نفاذ سے عامۃ المسلمین کو اسلامی قانون کی اہمیت، تقاضوں اور دونوں جہان کی سرفرازی کا ضرور احساس ہو جائے گا۔ یہ چیز ان کی اسلام سے غیر معمولی وابستگی کا سبب بن جائے گی۔ اب مناسب ہے کہ محکمہ امورِ دینیہ حکومت آزاد کشمیر کے زیرِ اہتمام آزاد کشمیر کے طول و عرض میں علمائے کرام کے دعوتی و تبلیغی دورے، جلسہ ہائے عام، مجالس مذاکرہ اور خصوصی تقاریب کے انعقاد اور اسلامی قانون سے متعلق خصوصی قسم کے پمفلٹوں، پوسٹروں اور ہینڈ بلوں کے وسیع پیمانے پر تقسیم کے لیے ایک مربوط پروگرام تیار کیا جائے تاکہ جب اسلامی قانون کا باقاعدہ نفاذ عمل میں آجائے تو ریاست کے ہر شہری کو یہ معلوم ہو کہ اسلامی قانون پر کامیابی سے عملدرآمد کے لیے اس پر کون کون سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور وہ ان ذمہ داریوں سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ آزاد کشمیر میں اسلامی قانون کا نفاذ صحیح اسلامی معاشرہ کے قیام کی راہ میں ایک اہم اور موثر قدم ثابت ہوگا کیونکہ قانون قطع نظر اس کے کہ وہ صحیح ہے یا غلط، انسانی زندگی کا رخ متعین کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اگر قانون صحیح ہے تو انسانی زندگی کا رخ بھی صحیح سمت میں ہوگا اور اگر خدانخواستہ معاملہ اس کے برعکس ہے تو نتیجۃً انسانی زندگی کا رخ بھی لازمی طور پر غلط سمت میں ہوگا اور بحیثیت مسلمان ہمارا یہ ایمان ہے کہ اس آسمان کے نیچے خدا کے نازل کردہ قانون سے زیادہ صحیح کوئی قانون نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے زندگی کو صحیح اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے اسلامی قانون کا نفاذ ناگزیر ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اسلامی قانون کے نفاذ کو اسلامی حکومت کی اولین اور بنیادی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے اور اس سے گریز کی راہیں اختیار کرنے والوں کے بارے میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ ظلم و فسق اور کفر کا ارتکاب کرتے ہیں۔ چنانچہ سورہ مائدہ میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

یعنی قانونِ الٰہی کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے لوگ کفر کرتے ہیں۔

اسی سورہ کی دوسری آیات میں ایسے لوگوں کو ظالم و فاسق قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن حکیم کی بیسیوں دوسری آیات ہیں جن سے اسلامی قانون کی اہمیت اور تقاضوں کا پتہ چلتا ہے۔

ان آیاتِ کریمہ سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ اسلامی قانون کے نفاذ کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کے حل ہونے یا نہ ہونے سے کوئی خاص فرق نہ پڑتا ہو، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنی نوعیت اور اہمیت کے اعتبار سے یہ مسئلہ خالصۃً کفر و اسلام کا مسئلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی مسلمان اس مسئلہ میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ اول جناب صدیق اکبرؓ نے مانعینِ زکوٰۃ کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا تھا کہ خدا کی قسم میں ان کے خلاف اس وقت تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑوں گا جب تک کہ یہ لوگ اونٹ کے پاؤں باندھنے کی وہ رسی بھی جو یہ حضورؐ کے دور میں زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے دینے پر آمادہ نہیں ہو جائیں گے۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے پہلے اسلامی معاشرہ کا قیام ضروری ہے کیونکہ جب تک صحیح اسلامی معاشرہ قائم نہیں ہو جائے گا، اس وقت تک اسلامی قانون کے نفاذ کا تجربہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا ہے۔ بلا شبہ ان حضرات کی یہ رائے اپنے اندر وزن رکھتی ہے اور ہمیں ان کے خلوص پر بھی کوئی شبہ نہیں ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر صحیح اسلامی معاشرہ قائم کس طرح ہوگا؟ ظاہر سی بات ہے کہ گزشتہ کئی صدیوں سے اسلامی نظام قائم نہ رہنے کی وجہ سے آج ہمارا معاشرہ انحطاط کی جس سطح پر پہنچ چکا ہے اسے بدلنے کے لیے ایک ایسی ہمہ گیر تحریک کی ضرورت ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ہو اور اس مقصد کے لیے جہاں دوسرے اقدامات ضروری ہیں وہاں خود اسلامی قانون کا نفاذ بھی انتہائی ضروری ہے کیونکہ جیسا کہ پہلے بھی گزارش کیا جا چکا ہے کہ قانون، قطع نظر اس کے کہ وہ صحیح ہے یا غلط، انسانی زندگی کا رُخ متعین کرنے کے لیے ایک مؤثر قوت نافذہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے صحیح اسلامی معاشرہ کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے امور کے علاوہ معاشرے کو اسلامی رخ پر ڈالنے والی اس مؤثر قوت نافذہ سے بھی کام لیا جائے اور اس پہلو سے دیکھا جائے تو آزاد کشمیر میں اسلامی قانون کا نفاذ صحیح اسلامی معاشرے کی تشکیل اور مکمل اسلامی نظام کے قیام کی راہ میں ایک تاریخی قدم کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ صرف اسی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ ساتھ ساتھ دوسرے متعلقہ امور کی طرف بھی بھرپور توجہ دی جائے۔

آزاد کشمیر میں اسلامی قانون کے نفاذ کی اہمیت کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے اس کے تاریخی پس منظر کو نگاہ میں رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ برطانوی استعمار نے برصغیر پر اپنے جارحانہ تسلط کو دوام بخشنے کے لیے جب مسلمانوں کا تعلق ان کے دین و تہذیب اور نظام حیات سے منقطع کرنے کے لیے کیا تو ان کی اجتماعی زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح اس سامراجی قوت نے اسلامی قانون پر بھی ڈاکہ ڈالا۔ کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ جب تک مسلمانوں کی زندگی کا صحیح رخ متعین کرنے والی اس مؤثر قوت نافذہ کو ختم نہیں کیا جاتا، ان کا اسلام سے تعلق منقطع نہیں ہو سکتا۔

مسلمانوں کے دین و ایمان کے خلاف یہ سازش کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر لیا جاتا۔ چنانچہ عام مسلمانوں نے بالعموم اور علمائے کرام نے بالخصوص اس سازش کے خلاف زبردست احتجاج کیا جسے تشدد کے ذریعے دبا دیا گیا۔ لیکن یہ کوئی ایسا جذبہ نہیں تھا جسے تشدد کے ذریعے ختم کیا جا سکتا چنانچہ اسلامی نظام کے احیاء اور اسلامی قانون کے نفاذ کے اس جذبہ نے ایک دوسری اور نسبتاً زیادہ مؤثر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکل اختیار کرلی۔اور برصغیر میں تحریک پاکستان کا بنیادی محرک ثابت ہوا۔اسی طرح تحریک آزادی کشمیر کے پیچھے بھی، جو اپنے پس منظر اور نصب العین کے اعتبار سے ابتداء ہی سے تحریک پاکستان کے ایک حصہ کی حیثیت رکھتی ہے، یہی جذبہ کارفرما نظر آتا ہے۔"تحریک آزادی کشمیر" جیسا کہ اس تحریک کے بانی قائد رئیس الاحرار چوہدری غلام عباس نے اپنی خودنوشت سوانح حیات "کشمکش" میں لکھا ہے ——— "اپنے پس منظر اور نصب العین کے اعتبار سے ایک اسلامی تحریک تھی۔اس کی بنیادیں بھی خالصتاً اسلامی تھیں۔اور اسے فروغ بھی اسلام ہی کے ذریعہ سے ہوا تھا" اور حقیقت یہ ہے کہ آج بھی اس تحریک کو زندہ رکھنے اور کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے صرف اسلامی جذبہ ہی کام آسکتا ہے۔غرضیکہ تحریک آزادی کشمیر کی راہ میں دی جانے والی عظیم قربانیوں کا جذبہ محرکہ پہلے بھی اسلام ہی تھا، اور اب بھی اسلام ہی ہو سکتا ہے اس لیے تحریک آزادی کشمیر کو زندہ اور فعال رکھنے کے لیے اس جذبہ کو زندہ اور توانا رکھنے کی ضرورت ہے اور ایسا صرف اسلامی قانون کے نفاذ کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے۔

تحریک آزادی کشمیر کی اساس اس اسلامی اساس اور اس تحریک کی راہ میں دی جانے والی عظیم جانی و مالی قربانیوں کا تقاضا تو یہ تھا کہ آزاد کشمیر میں جس کی بنیادی حیثیت تحریک آزادی کشمیر کے بیس کیمپ کی ہے ۱۹۴۷ء میں آزاد حکومت کے قیام کے ساتھ ہی اسلامی قانون کا نفاذ بھی عمل میں آجاتا۔تاکہ جہاں ایک طرف تحریک آزادی کشمیر کی راہ میں جانیں لڑانے والے مجاہدین کی قربانیوں کا صحیح حق ادا ہوتا وہاں دوسری طرف تحریک آزادی کا سفر بھی صحیح رخ پر جاری رہتا۔مگر بدقسمتی سے گزشتہ ۲۷ سالوں کے دوران بوجوہ اس انتہائی اہم اور بنیادی فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دی جاسکی نتیجۃً گزشتہ ۲۷ سالوں کے دوران بجائے اس کے کہ تحریک آزادی کشمیر کو صحیح رخ پر آگے بڑھایا جا سکتا، ایک "راہرو ناشناس منزل" کی طرح ہمارا ہر قدم ہمیں منزل سے دور لے جاتا گیا۔

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ۲۷ سال کے طویل انتظار کے بعد بالآخر وہ مبارک گھڑی آ ہی گئی کہ آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت آزاد کشمیر میں اسلامی قانون کا نفاذ عمل میں لا کر اس اہم ترین دینی و ملی فریضہ کو ادا کر رہی ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ آزاد کشمیر میں اسلامی قانون کے نفاذ سے آزادی کشمیر کی یہ عظیم تحریک صحیح سمت میں اور تیزی سے آگے بڑھ سکے گی اور اس راہ میں دی جانے والی عظیم الشان جانی و مالی قربانیوں کا صحیح طور پر حق ادا ہو سکے گا۔اس اعتبار سے آزاد کشمیر میں اسلامی قانون کے نفاذ کا فیصلہ موجودہ حکومت کے ایک تاریخی کارنامہ اور تحریک آزادی کشمیر کی طرف ایک انقلابی قدم کی حیثیت رکھتا ہے اور صدر آزاد کشمیر جناب مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان اور ان کے رفقاء اپنے اس کارنامہ کے لیے اسلامیان آزاد کشمیر و پاکستان کے شکریہ، مبارک باد اور بھرپور تعاون کے مستحق ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ